بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رَبِّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَحَسْبُكَ بِاللّٰهِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۷

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومیہ چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۱۹ | ۲۱ وفا ۱۳۴۴ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۶۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو نام شائع کرانے کی غرض سے چندہ دیتا ہے وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے

دنیا کے نام کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتے۔ نام وہی بہتر ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں

"اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے۔ لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جاویں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شائد بہت ہی کم جانتے ہوں لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ مثلاً میں نظیر کے طور پر کہتا ہوں کہ مرزا یوسف بیگ صاحب میرے بہت ہی مخلص اور صادق دوست ہیں۔ میں نے ان کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس طرح پر بھائیوں میں باہم تعارف بڑھتا ہے اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ مرزا صاحب اس وقت سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کا دل محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش رکھتے ہیں۔ ایسا ہی اور بہت سے عزیز دوست ہیں اور سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوش محبت سے لبریز ہیں۔

اگرچہ میں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے اسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ قوت ایمانی پورے طور پر نشو و نما پا جاوے تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے کیونکہ کوئی امر اس کے سدِ راہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تامل اور دریغ نہ کرے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل ص ۳۳۹-۳۴۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

69

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۰ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۰ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پھوڑے کی تکلیف کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ پھوڑے کی حالت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن ابھی آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

○ کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد آجکل کوئٹہ میں قیام فرما ہیں۔ آپ کا ڈاک کا پتہ اب "مسجد احمدیہ" کی بجائے درج ذیل ہے۔

معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز
قندھاری بازار کوئٹہ

محترم شمس صاحب موصوف آج کل مقرر ہونے کی وجہ سے احباب کے مرسلہ خطوط کے جواب دینے سے قاصر ہیں۔ تاہم سب احباب کے لئے باقاعدہ دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۰ جولائی۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ نصیحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ لطف الرحمٰن صاحب کل کراچی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون — مرحومہ مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ کلرک نظارت اصلاح وارشاد کی بہو اور محترم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں آپ موصیہ تھیں۔ جنازہ آج صبح شاہین سے لائلپور پہنچنے کے بعد ربوہ لایا جائے گا۔ اور آج کسی وقت تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب بلندی درجات اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب عطا ہونے کے لئے دعا کریں

○ جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی مسجد کا مقدمہ ۲۴/۷/۶۵ کو لائلپور میں ڈسٹرکٹ جج صاحب کی عدالت میں پیش ہوگا۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اسکے فضل سے مسجد کا فیصلہ جماعت کے حق میں ہو۔ امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ

خطبہ جمعہ

قوموں کی زندگی آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت پر مبنی ہوتی ہے

ہمارے تمام کام تربیت سے وابستہ ہیں۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کی طرف خاص توجہ دے

احمدی والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو شروع سے اسلامی رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قومی زندگی

اقوام کی آئندہ نسلوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اگر ان کی آئندہ نسلیں ٹھیک ہوں تو وہ زندہ رہتی ہیں اور اگر ان کی آئندہ نسلیں کمزور ہو جائیں تو وہ مر جاتی ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں لوگ سوچ سمجھ کر کسی مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے اندر خاص جوش ہوتا ہے۔ ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں، اور مخالفتیں ان کے جوش کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔ لیکن جو بچے بعد میں پیدا ہوتے ہیں انہوں نے سوچ سمجھ کر کسی مذہب کو قبول نہیں کیا ہوتا۔ انہیں ایمان ورثہ کے طور پر ملتا ہے بوجہ اس کے کہ ان کے ماں باپ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار صداقت کے قبول کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مذہب میں نیا داخل ہونے والا نہیں سمجھتے وہ اپنے آپ کو

ورثہ کے طور پر

اس مذہب کو قبول کرنے والا سمجھتے ہیں۔ ان کی مخالفتیں کم ہوتی ہیں۔ ان کو بچانے والے ان کے ماں باپ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہوتے ہیں جو صداقت کو پہلے قبول کر چکے ہوتے ہیں۔ مگر جو لوگ براہ راست صداقت کو قبول کرتے ہیں ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں انہیں تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ ان تکلیفوں کی وجہ سے دو میں سے ایک بات ضرور ہوتی ہے۔ یا تو وہ مخالفتوں سے گھبرا کر پھر جاتے ہیں اور اگر وہ اس صداقت پر قائم رہتے ہیں تو وہ مخالفتوں کی وجہ سے ایسے ہو جاتے ہیں۔ جیسے بھٹی میں سے سونا نکالا جاتا ہے۔ ایسے آدمیوں کا مثیل پیدا کرنا محنت چاہتا ہے۔ جو کام آباء نے خود کیا ہوتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کو کرنا پڑتا ہے اور صاف بات ہے کہ جس چیز کی رغبت آپ ہوتی ہے۔ اور جو استاد پڑھاتا ہے ان میں

زمین و آسمان کا فرق

ہوتا ہے جس آسانی سے بچے زبان سیکھتے ہیں۔ اس آسانی سے وہ کوئی چیز نہیں سیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ جو تہی وہ ہوش سنبھالتے ہیں۔ دوسروں کو دیکھ کر غوں غاں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کے چاروں طرف جو لوگ ہوتے ہیں وہ منہ سے بعض خاص الفاظ نکال کر ان کے خاص معنے لیتے ہیں۔ اس لئے بچہ بھی شوق سے وہ الفاظ بولنے لگ جاتا ہے۔ لیکن وہی بچہ جب سکول میں جاتا ہے اور کوئی دوسری زبان سیکھتا ہے۔ تو کہتا ہے استاد کام بہت دیتے ہیں وہ زچ ہو جاتا ہے اور پڑھائی سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی عرب ہے تو اس سے پوچھو کیا اسے عربی سیکھنے میں کوئی مشکل پیش آئی ہے۔ یا انگریز ہے تو کیا انگریزی زبان سیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش آئی۔ اگر وہ پنجابی ہے تو کیا پنجابی سیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش آتی ہے۔ وہ یہی بتائے گا کہ

اپنی زبان سیکھنے میں

مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی بلکہ آپ ہی آپ آ گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسے اپنی زبان سیکھنے کا شوق تھا۔ اسی طرح جو شخص کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایک بچہ کی سی ہوتی ہے۔ اور جو اس وجہ سے کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے کہ اس کے ماں باپ اس مذہب کے پابند تھے۔

اس کی مثال ایسی ہوتی ہے

جیسے کوئی سکول میں پڑھتا ہے۔ سکول میں کئی طالب علم فیل ہو جاتے ہیں مگر کبھی کسی نے کوئی ایسا بچہ بھی دیکھا ہے جو اپنی زبان سیکھنے میں فیل ہوا ہو۔ اس کے دماغ میں نقص بھی ہو تب بھی وہ زبان سیکھ جاتا ہے اپنی زبان سیکھنے والے بچے سو فیصدی پاس ہو جاتے ہیں۔ لیکن سکول اور کالج والے خوش ہوتے ہیں کہ ان کے ۳۳ فیصد طالب علم پاس ہو گئے۔ سکول کا نتیجہ ذرا اچھا رہتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں کہ ان کے ۸۰ فیصد طالب علم پاس ہو گئے۔ یا ان کا نتیجہ ۸۵ فیصد یا ۹۰ فیصد رہا۔ ۹۴ یا ۹۵ فیصد نتیجہ ہو تو ایک شور مچ جاتا ہے۔ لیکن ایک جاہل ماں کے پانچوں کے پانچوں بچے پاس ہو جاتے ہیں اور ان میں ہر ایک زبان سیکھ جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے ماں باپ کا تمدن سیکھ جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی ایک مدرسہ ہے لیکن یہاں چونکہ ان کا

اپنا انٹرسٹ اور دلچسپی

تھی اس لئے انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ ایک عرب کو انگریزی یا اردو سیکھنے میں یا ایک انگریز کو اردو یا عربی سمجھنے میں اتنی ہی دقت پیش آتی ہے۔ جتنی دقت ایک پنجابی کو عربی یا انگریزی سیکھنے میں آتی ہے۔ لیکن ہمارا ایک جاہل سے جاہل بچہ اس طرح اپنی زبان سیکھ جاتا ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں لگتا۔ اسی طرح ایک عرب عربی سیکھ لیتا ہے اور انگریز انگریزی سیکھ لیتا ہے۔ لیکن جب کوئی انگریز یا عرب پنجابی سیکھنا چاہیں تو انہیں وہ مشکلات پیش آتی ہیں جو ہمیں عربی یا انگریزی سیکھنے میں آتی ہیں۔ اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ دلچسپی اور عدم دلچسپی ہے۔ وہاں چونکہ دلچسپی اور شوق ہوتا ہے کہ ارد گرد کے لوگ ایک خاص قسم کے الفاظ بول رہے ہیں۔ میں بھی یہ الفاظ سیکھ جاؤں۔ اس لئے وہ آسانی سے سیکھ جاتا ہے۔ لیکن سکول میں وہ سمجھتا ہے کوئی دوسرا آدمی اپنی مرضی کے مطابق اسے کچھ سکھانا چاہتا ہے اس لئے وہ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ اگر کوئی ہوشیار طالب علم ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ استاد کی مرضی کے مطابق چلنے میں اس کا اپنا فائدہ ہے تو وہ ہوشیاری سے وہ چیز سیکھ لیتا ہے جو اس کا استاد اسے سکھانا چاہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی طالب علم ہوشیار نہیں ہوتا تو وہ استاد کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اسے آرام سے روکتا ہے۔ اپنے عزیزوں کی صحبت میں بیٹھنے سے روکتا ہے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر گپیں مارنے سے روکتا ہے۔ وہ بظاہر سکول میں ہوتا ہے لیکن اس کا دماغ کبھی گلی ڈنڈا کھیل رہا ہوتا ہے کبھی کبڈی کھیل رہا ہوتا ہے۔ کبھی وہ ماں کی گود سے چھلانگ لگا رہا ہوتا ہے۔ اور کبھی وہ ماں باپ سے کوئی چیز مانگ رہا ہوتا ہے۔ استاد گھنٹہ بھر پڑھا کر بیٹھ جاتا ہے لیکن اس کا دماغ اپنی گلی میں ہوتا ہے۔ بے شک

گونگے زبان نہیں سیکھ سکتے

اور بعض پاگل بھی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ سیکھ نہیں سکتے۔ لیکن عام طور پر پاگل بھی زبان سیکھ جاتے ہیں۔ اپنی ماں کے پاس وہ بھی فیل نہیں ہوتے۔ یہ فرق محض دلچسپی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے ہے۔

ہماری جماعت میں اس ملک کے باشندوں

کی طرح بیعادت پائی جاتی ہے کہ وہ

بچوں سے ناجائز محبت

کرتے ہیں اور کہتے ہیں ابھی بچہ ہے بڑا ہوگا تو آپ ہی سیکھ جائے گا۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ وہ خود مذہب کے اس لئے پابند تھے کہ ان کے اندر اس کے لئے رغبت پیدا ہو گئی تھی لیکن بچہ میں یہ احساس نہیں ہوتا کہ کونسا مذہب سچا ہے اسکے ماں باپ احمدی ہوتے ہیں اس لئے وہ بھی احمدی ہوتا ہے اس کے اندر یہ جذبہ اتنا مضبوط نہیں ہوتا جتنا ایک خود بیعت کرنے والے کے اندر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت ناقص ہوتی جاتی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت حسنؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے انہیں ترکاری پسند آئی تو پلیٹ میں ہاتھ مارا تا اس کے ٹکڑے تلاش کر کے کھائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کل بیمینک ومما یلیک کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور وہاں سے کھاؤ جو تمہارے سامنے ہے۔ یہ

تہذیب کا سبق

ہے جو آپؐ نے بچہ کو سکھایا کہ کہاں سے کھانا ہے اور کس طرح کھانا ہے۔ لیکن آجکل کی ماؤں کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا اور بجائے سمجھانے کے انہیں پیار کرنے لگ جاتی ہیں۔ ایک دفعہ صدقات کی کھجوریں آئیں تو حضرت حسنؓ نے ڈھیر میں سے ایک کھجور لی اور منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا نہیں نہیں یہ کھجوریں صدقہ کی ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت حسنؓ کے منہ میں انگلی ڈال کر وہ کھجور نکال لی۔ لیکن آجکل کی مائیں ایسے موقعہ پر کہہ دیتی ہیں کہ بچہ بیچارہ کم سمجھ ہے بلکہ اگر وہ رو پڑے تو خود اسے کہیں گی کہ اچھا کھا لے کھا لے۔

پس بچوں کی تربیت نہایت اہم چیز ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ربوہ پر جہاں بہت سی ذمہ داریاں ہیں وہاں بچوں کی تربیت کے متعلق بھی اس پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ

بچوں کی تربیت

کی طرف کم توجہ کی جاتی ہے۔ قادیان میں بھی یہ نقص تھا اور میں نے اس کو دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں یہ نقص زیادہ نہیں تھا۔ یہاں تو یہ حالت ہے کہ والدین اپنے بچوں کو خلافت کی اہمیت بھی نہیں بتاتے۔ چنانچہ بعض بچے جب میرے پاس آتے ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ وہ السلام علیکم کہنے کی بجائے اس قسم کے الفاظ اپنی زبان سے نکال دیتے ہیں کہ بابا جی سلام۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں کہ ان کا خلیفۂ وقت کے ساتھ کیا رشتہ ہے اور اسے کن الفاظ میں مخاطب کرنا چاہیئے اگر والدین نے انہیں

خلافت کے مقام کی اہمیت

بتائی ہوتی تو وہ آداب اسلامی سے اس قدر بیگانہ نہ ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ماں باپ کا ہی قصور ہے کہ انہیں یہ بتایا ہی نہیں گیا کہ خلیفہ کا رشتہ ماں باپ اور استاد کے رشتہ سے بھی زیادہ اہم ہے اور ان کا فرض ہے کہ اسے ان سب سے زیادہ عزت کا مقام دیں۔ اسی طرح ابھی ایک بچہ لاہور سے آیا ہے اس کی عمر سات آٹھ سال کی ہے اس سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا کہ اسے اتنا بھی والدین نے نہیں سمجھایا کہ اس کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو اسنے کہا مجھے پتہ نہیں۔ گویا

والدین کی غفلت

کی وجہ سے جماعت کی آئندہ نسل تباہ ہو رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ بے وقوف اور جاہل ماؤں کے قدموں میں بھی جنت ہے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر مائیں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں اور انہیں اسلامی اخلاق سکھائیں تو وہ انہیں جنتی زندگی کا وارث بنا سکتی ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے بچوں پر مناسب دباؤ نہیں ڈالتیں وہ ان کی تربیت نہیں کرتیں تو ان کی اگلی نسل جنت سے دور ہو جائے گی۔ گویا بچوں کو جنت یا دوزخ میں ڈالنا ماں باپ کے اختیار میں ہے۔ پس

ماؤں کا فرض ہے

کہ وہ اپنے بچوں کو خدا تعالےٰ کے احکام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام سے باخبر رکھیں۔ صحابہ کی فضیلت ان پر واضح کریں۔ بزرگوں کا تذکرہ ان کے سامنے کرتی رہیں۔ اور اگر ضرورت سمجھیں تو کہانیوں کے ذریعہ خدا اور رسول کی باتیں ان کے ذہن نشین کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ بیٹھ جاؤ میں تمہیں کہانی سناتا ہوں۔ وہ کہانی کیا ہوتی تھی یہی بزرگوں کے واقعات ہوتے تھے جن کا نام کہانی رکھ لیا جاتا تھا اور ہم دلچسپی سے اسے سنتے تھے بلکہ بعض دفعہ ہم پیچھے پڑ جاتے تھے کہ ابھی کہانی پوری نہیں ہوئی۔ غرض اس طرح بھی دینی باتیں سکھائی جا سکتی ہیں۔ اگر بچوں کو یہ کہا جائے کہ آؤ تمہیں نماز سکھائیں تو وہ اسے سبق سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اگر یوں کہا جائے کہ ایک بزرگ تھے وہ نبیوں کے سردار تھے وہ خدا تعالےٰ کی بڑی عبادت کیا کرتے تھے اور پھر بتایا جائے کہ وہ یوں عبادت کرتے تھے تو اس طرح بچوں کو ساری نماز یاد ہو جائے گی اور پھر وہ اسے کہانی کی کہانی سمجھیں گے۔ اسی طرح تاریخ اسلامی۔ آداب اور اخلاق وغیرہ بچوں کو سکھائے جائیں اسی لئے میں نے کتابوں کا ایک کورس مقرر کیا تھا اور جماعت کے علماء کو توجہ دلائی تھی کہ وہ

بچوں کیلئے تربیتی مسائل

پر مختلف کتب لکھیں۔ اس وقت سات آٹھ پروفیسر جامعہ احمدیہ میں ہیں۔ اگر ہر چھ ماہ میں ایک کتاب بھی لکھتے تو اڑھائی سال میں پچپن کتابیں لکھ لیتے۔ ہائی سکول میں ۳۰ کے قریب استاد ہیں۔ کالج میں بیس پروفیسر یا لیکچرار ہیں۔ ساٹھ کے قریب مبلغ ہیں۔ گویا ۱۱۰ یہ ہیں۔ اگر یہ لوگ ایک ایک کتاب فی سال بھی لکھتے تو تین سال میں ۳۳۰ کتابیں لکھ لیتے۔ بچوں کے لئے کتابیں لکھنا کونسی مشکل بات ہے لیکن یہ لوگ یہ تو کوشش کرتے ہیں کہ یونیورسٹی انہیں پرچے دیکھنے کے لئے بھیجدے اور انہیں کچھ پیسے مل جائیں لیکن اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ وہ

علمی اور اخلاقی اور تربیتی

کتابیں لکھیں۔ حالانکہ ہم نے بھی ان کے معاوضہ میں ایک رقم مقرر کی ہوئی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے اساتذہ اور علماء کی ذہنیت گری ہوئی ہے۔ تحریک جدید میں بھی یہی ہوا ہے ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہماری اگلی نسل

پہلوں سے بڑھ کر چندہ دیتی

لیکن ان کا چندہ دفتر اول کے چندہ سے آدھا بھی نہیں اس کے معنے یہ ہیں کہ ان میں خدمت دین کی رغبت ہی نہیں رہی مجھے یاد ہے جن دنوں میں نے شروع میں تحریک کی تو اس وقت جماعت کے لڑکے کالجوں میں بہت تھوڑے تھے لیکن پھر بھی احمدیہ ہوسٹل کے طلباء کے وعدے ایکہزار سے زیادہ کے تھے۔ اب کالج میں کئی سو طلباء ہیں لیکن ان کے وعدے ایک ہزار روپے کے بھی نہیں۔ اسی طرح سکول کے وعدے بھی بہت زیادہ ہوا کرتے تھے۔

یاد رکھو

تمام کام تربیت سے ہوتے ہیں۔ جب تک ہر مرد اور عورت یہ نہ سمجھ لے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اسی دن سے ہم نے اس کی تربیت کرنی ہے اس وقت تک ہماری آئندہ نسلیں ترقی نہیں کر سکتیں اس حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو تم اس کے کان میں آذان کہو گویا وہ وقت بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ بچے کے کان میں دوسرے دن بھی اچھی بات پڑنی چاہیئے تیسرے دن بھی اچھی بات پڑنی چاہیئے اور تم اس کے لئے مسلسل کوشش کرتے ہو تو تم کامیاب ہو گئے لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تم اپنی آئندہ نسل کو تباہ کرتے ہو اور درحقیقت ہماری

آئندہ نسل کی تربیت

اس حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کمزور ہو رہی ہیں۔ ان میں قومی کام کرنے کی رغبت کم ہے وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ نہیں دیتے اور اشاعت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی طرف انہیں توجہ نہیں حالانکہ ایک ایک مومن دنیا میں بہت بڑا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ ہندوستان میں آئے اور ان کی وجہ سے تمام ہندوستان میں اسلام پھیل گیا۔ اگر دوسرے مسلمان بھی خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ والا جوش رکھتے تو شاید تاریخ میں یہ لکھا ہوا ہوتا کہ ہندوستان میں ایک قدیم مذہب ہوا کرتا تھا جسے ہندو کہتے تھے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی ایسا ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلوں میں

حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ

والا جوش اور ایمان پیدا ہو جائے تو ہر طرف احمدی ہی احمدی دکھائی دیں گے لیکن اگر تمہاری زندگی مردار پن میں گزر رہی ہے تو یہ صورت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم میں یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا کہ تم اپنے ماں باپ کی وجہ سے احمدی نہیں ہوئے۔ تم اپنے بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کی وجہ سے احمدی نہیں ہوئے بلکہ تم اس لئے احمدی ہوئے ہو کہ تم نے خود احمدیت میں خدا تعالےٰ کا

نور دیکھا ہے

تو تم ویسے ہی ہو جیسے پانی کی ایک دھار نکلتی ہے تو وہ آخر تک دھار ہی رہتی ہے۔ حالانکہ جب تک وہ دھار نالہ نہیں بنتی اور نالہ سے دریا نہیں بنتا اور دریا سے سمندر نہیں بنتا اس وقت تک کبھی دنیا میں صحیح رنگ میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی ؂

مسئلہ ختمِ نبوت اور حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

(از ماہنامہ "ثقافت" لاہور)

مندرجہ بالا عنوان کے تحت علامہ محمد حنیف صاحب ندوی حضرت ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"اوّل الذکر اشکال جو ختمِ نبوت کی وجہ سے اُبھرتا ہے ابنِ عربیؒ کے نزدیک کہیں زیادہ اہم اور لائقِ توجہ ہے کیونکہ اس سے رہ نوردانِ معرفت کی کمرِ ہمت ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے اندیشہ ہی نہیں اس کے الفاظ

وھٰذا الحدیث قصم ظھور اولیاء اللہ۔

(فص عزیزیہ صفحہ ۱۳۵) (ابن عربی)

(فصوص الحکم)

گویا اس حدیث نے اولیاء اللہ کی کمر توڑ دی ہے۔

ابنِ عربیؒ کے نزدیک مسئلہ ختمِ نبوت کی تین جہتیں ہیں ایک جہت اللہ تعالےٰ کے فیضانِ ربوبیت کی ہے سوال یہ ہے ؟ کہ کیا اب اس کی نوازشیں اور الطاف ہائے گوناگوں آئندہ کسی شخص کو لائق تخاطب نہیں قرار دیں گے۔ دوسری جہت بندگی اور ذوقِ عبودیت کی ہے اس سلسلہ میں حل طلب یہ بات ہے کہ کیا اس کے بندوں پر ختمِ نبوت کے بعد ارتقاء روحانی کے تمام دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ تیسری جہت اخلاق۔ تمدن اور مسائلِ حیات کے متعلق ہے۔ اس باب میں بھی یہ بات خلش پیدا کرتی ہے کہ آیا ختمِ نبوت کا یہ مفہوم ہے کہ آئندہ فقہ و تقنین کے لئے فکر و نظر کو کوئی زحمت برداشت نہیں کرنا پڑے گا ؟

ابنِ عربیؒ کے نزدیک ان تینوں مشکلات کا حل یہ ہے کہ ولایت کے اس تصوّر کو تسلیم کر لیا جائے جو ہم پیش کرتے ہیں یعنی یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالےٰ کی نگاہِ کرم اب بھی اپنے بندوں کو کشف کے ذریعہ علوم و معارف سے بہرہ مند کرتی رہتی ہے اور شریعت و رسالت کی تکمیل کے باوجود اب بھی ذوقِ عبودیت اس لائق ہے کہ ارتقاء روحانی کی غیر مختتم منزلوں کو برابر طے کرتا چلا جائے۔

ختمِ نبوت کے معنی اس کے نزدیک صرف یہ ہیں کہ اب اور کوئی مشرّع آنیوالا نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا جس کا قول و فعل شریعت قرار پائے۔ یا جو تہذیب و تمدن کے نئے پیمانوں کی تشریح کرے مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ اجتہاد کی طرفہ طرازیاں باقی نہیں رہیں۔ ولایت کو انہیں معنوں میں ابن عربیؒ از راہ تجوّز نبوّتِ عام سے تعبیر کرتا ہے کہ اس کے فرائض میں فقہ و تقنین کے پیمانوں کو دریافت کرنا یا بذریعہ کشف پا لینا بھی ہے کہ جن کی مدد سے معاشرہ کی پیچیدگیوں کو حل کیا جائے۔

"فابقیٰ لھم النبوۃ العامۃ التی لا تشریع فیھا وابقیٰ لھم التشریع فی الاجتھاد فی ثبوت الاحکام"

(فص عزیزیہ صفحہ ۱۳۵)

(از فصوص الحکم ابن عربیؒ)

سو خدا نے ختمِ نبوت کے بعد ان کے لئے نبوتِ عامہ کی نعمت کو باقی رکھا ہے جس میں کہ تشریع کے لوازم نہیں ہوتے۔ ہاں ان کے لئے جس تشریع کو باقی رکھا ہے وہ وہ ہے جس کا تعلق اجتہاد اور مجتہد سے ہے کہ جس کو وہ ثبوتِ احکام کے سلسلہ میں کام میں لاتا ہے۔"

(رسالہ ثقافت مئی ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۲)

مرسلہ :- عزیز الرحمٰن منگلا
مربی سلسلہ

برائے توجہ اُمراء و صدر صاحبان

نگران بورڈ کا ایک فیصلہ ہے کہ "مخلوط تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کو مناسب ذرائع سے سمجھایا جائے کہ مخلوط تعلیم خلافِ شریعت ہے۔"

اس کی تعمیل میں نظارت ہذا کو ان والدین کے ناموں کی ضرورت ہے جن کی لڑکیاں ایسے سکولوں میں یا کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن میں مخلوط تعلیم دی جاتی ہے۔ لہٰذا مقامی امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جہاں مخلوط تعلیم کا انتظام ہے ان لڑکیوں کے والدین کے ناموں اور مکمل پتوں سے نظارت کو اطلاع دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر تعلیم)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا جلسہ سیرۃ النبی

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

۲۵ جون بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن روڈ میں زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔

کارروائی کا آغاز مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری ناظم اصلاح و ارشاد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پھر مکرم احسان الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحب صدر نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ صاحبزادہ صاحب موصوف نے شانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر سوا گھنٹہ تک لطیف پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

آپ نے قرآنی آیت سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا کہ

ان اللہ وملائکتہٗ یصلّون علی النبی۔ یاایھا الذین امنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً۔

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام قرآن مجید کی روشنی میں حاضرین کے سامنے ایسے انداز میں واضح فرمایا کہ حاضرین کی زبان پر بے اختیار اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ جاری تھا۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی تمام خواہشات کو فنا کر دیا اور اس طرح خواہشات پر موت وارد کر دی کہ اللہ تعالےٰ کے ہی ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی آپ کی شان میں فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں آپ نے اپنے آپ کو پاک و صاف کیا کہ آپ کا اپنا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ سب کچھ خدا تعالےٰ کا ہو گیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے :-

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔

اسی طرح

نٓ والقلم وما یسطرون

کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے وافر حصہ ملا۔ دوسرے آپ کے فیوض کبھی منقطع نہیں ہوں گے تیسرے اب آئندہ ہر قلم کو اور ہر سیاہی کو اور ہر سطر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ کا ہی تذکرہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بھی آپ کی ان الفاظ میں تعریف فرمائی کہ انّک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔

آپ نے واقعات کی روشنی میں مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے انسانوں کے لئے۔ درختوں کے لئے۔ جانوروں کے لئے۔ آپ رحمت تھے غلاموں کے لئے۔ آپ رحمت تھے عورتوں کے لئے۔ گبن ایک عیسائی مؤرخ ہے مگر اس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اور نبیوں کی بھی تعلیم موجود ہے لیکن جتنی ہمہ گیری آپ کی تعلیم کو حاصل ہے اور کسی نبی کو یہ مقام حاصل نہیں۔

پھر آپ نے اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ اور دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کی آیات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام کے بلند مقام پر روشنی ڈالی۔

آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام شفاعت کا تذکرہ بھی بڑے احسن پیرایہ میں بیان فرمایا۔

پونے دس بجے رات یہ اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا جو کہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے کرائی۔

اس جلسہ میں حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوشکن تھی۔ مستورات بھی کثرت سے حاضر ہوئیں۔ الاؤڈ سپیکر کا خاص انتظام تھا۔ اور بجلی کے قمقموں سے جلسہ گاہ خوب مزین تھی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ریاضی کے استاد کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (غانا مغربی افریقہ) میں ایک ریاضی کے استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم سیکنڈ ڈویژن ایم۔ اے ریاضی ہو۔ خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھنے والوں کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ درخواست دہندہ اپنے مکمل کوائف نیز ایم۔ اے ڈگری کی فوٹو سٹیٹ کاپی بھی ہمراہ ارسال فرماویں۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔اے مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم چوہدری فضل احمد صاحب قائمقام ناظر تعلیم ربوہ)

میرے چھوٹے بھائی چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے اڑھائی ماہ کی علالت کے بعد ۲۹ر۶۵ کو بروز ہفتہ بعمر ۵۰ ماہ کم ساٹھ سال میو ہسپتال لاہور میں اپنے خالق و مالک کو پیارے ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک ملنسار اور مخلص احمدی تھے ایک عرصہ تک وہ آنریری طور پر سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور رہے۔ جماعت اسلامیہ پارک لاہور کے خطیب تھے۔ خوش الحان تھے۔ جماعتی تحریکوں کو مؤثر طور پر پیش کرتے اور خود ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور نمونہ پیش کرتے۔ اس حلقہ کے سکرٹری وصایا بھی رہے۔ اور کچھ عرصہ سے حلقہ راج گڑھ کے صدر تھے۔ جب وفات سے اڑھائی ماہ قبل رخصت پر اپنے آبائی وطن ککرالی ضلع گجرات میں بحالی صحت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں مقامی جماعت کے صدر منتخب ہوئے۔ ان کی موجودگی سے جماعت میں نئی روح پیدا ہوئی۔ گاؤں میں پہلا جلسہ کرنے کی تجویز ہوئی۔ اخراجات جلسہ کا بیشتر حصہ اپنے ذمہ لیا۔ تبلیغ کا شوق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ اچھرہ میں تبلیغ کے دوران مخالفین سے پیٹے گئے اس پٹنے سے بہت خوش ہوئے اور اس واقعہ کا ہمیشہ خوشی سے اظہار کیا کرتے تھے۔

مرحوم فوڈ ڈائریکٹریٹ گورنمنٹ ویسٹ پاکستان لاہور میں سٹیٹسٹیکل آفیسر (Statistical Offer) تھے۔ اکتوبر ۶۵ء میں ریٹائر ہونا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رخصت پر جاتے ہوئے لکھا کہ حضور ابھی میری صحت اچھی نہیں۔ اکتوبر میں انشاء اللہ ریٹائر ہونگا۔ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے اپنی آخری خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے پیش کرتا ہوں

دنیاوی طور پر انہیں کوئی فکرمندی لاحق نہ تھی۔ خیال تھا کہ قریباً چھ صد روپیہ پنشن ہو جائے گی۔ لاہور والی کوٹھی کرایہ پر دیدی جائے گی۔ ککرالی میں اپنی زرعی زمین کے ایک حصہ میں ٹیوب ویل لگوانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ زمین ہموار کرانے۔ باغ لگوانے اور رہائشی مکان کی توسیع کا بھی پروگرام تھا۔ موسم میں خنکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فی الفور باغ کی داغ بیل لگا دی اور پھلدار پودے نصب ہوئے تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ اہالیان دہ کو اشتمال اراضی پر رضامند کیا۔ اور ان کا اعتماد حاصل کرتے ہوئے متعلقہ افسران سے ملاقاتیں بھی کیں مگر صحت اچھی نہ تھی۔ بلڈ پریشر کا انکشاف ہو چکا تھا۔ اور قے کی تکلیف لاحق تھی۔ زندگی کے آخری دو ہفتوں میں جو کچھ کھاتے وہ قے کر دیتے۔ خوراک جزو بدن نہ بنتی۔ حالانکہ مقامی طور پر علاج جاری رہا۔

مشاغل حسب پروگرام جاری تھے مگر کمزوری بڑھتی گئی۔ اور ہفتہ بھر کی بڑھتی ہوئی کمزوری کے بعد میو ہسپتال میں بغرض بہتر علاج لے جائے گئے۔ وہاں بیماری بلڈ پریشر اور یوریمیہ تشخیص ہوئی۔ وفات سے دو روز قبل ڈاکٹر نے بتایا کہ گردے کام نہیں کر رہے۔

آخری تین روز قریباً بے ہوشی میں ہی گذرے۔ جب تک ہوش میں رہے۔ نماز کا وقت آنے پر لیٹے لیٹے نماز ادا کرتے گاؤں میں اپنے دوران قیام خوب دعائیں کرتے رہے۔ بتایا کہ وہاں ایک ماہ کے عرصہ میں دعاؤں کا لطف آیا وہ پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ تہجد کے عادی تھے۔ دعا میں تضرع کی خصوصیت اکثر ہوتی۔ وفات سے چند روز پہلے ایک پوری رات حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مدح میں بحالت بیماری شعر کہتے رہے۔ جب کہ آپ پر وقت طاری تھی اور ترنم سے شعر بھی کہتے جاتے تھے۔ پہلے بھی بعض تقاریب پر مناسب حال شعر نہایت مؤثر رنگ میں خوش الحانی سے سامعین کو پیش کرتے رہے۔ مرحوم کے اکثر مجوزہ پروگرام بظاہر نامکمل رہ گئے ہیں۔ مگر نیک نام۔ نیک نمونہ اور نیک ارادے ان کی یادگار ہیں اولاد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نیک اور لائق ہے۔ پانچ لڑکے اور ایک لڑکی سب تعلیم یافتہ اور مخلص باپ کی مخلص اولاد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی والدہ صاحبہ کا حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کی خوبیوں کا انہیں وارث بنائے۔ آمین۔

ولادت: چوہدری منصور احمد صاحب حال لندن ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ صالح۔ خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

اخبار احمدیہ

از ۱۲ر جولائی ـــ تا ـــ ۱۹ر جولائی

(برائے خریداران خطبہ نمبر)

۱۔ اس ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ البتہ کسی کسی وقت آپ کو ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی ہے احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کئی دنوں سے کیل دار پھوڑے کی وجہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ آپ کی بیگم صاحبہ کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۳۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ۷ر جولائی تک مسجد ڈنمارک کے لئے احمدی خواتین کی طرف سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کے وعدے وصول ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سترہ ہزار روپیہ نقد وصول ہوا ہے الحمد للہ۔ مسجد کے اخراجات کا تخمینہ دو لاکھ کا ہے۔ جلسہ سالانہ ۶۵ء سے قبل احمدی خواتین نے یہ رقم پوری کرنی ہے اسلئے تمام لجنات کو اس عرصہ میں رقم مہیا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ مورخہ ۱۲ر جولائی کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب ربوہ میں بھی پورے احترام سے منائی گئی۔ ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔ شام کو مسجد مبارک۔ دفاتر صدر انجمن و تحریک جدید و لجنہ اماء اللہ جامعہ نصرت اور دیگر اہم عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔

۵۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے ۱۲ جولائی کو مشرقی افریقہ روانہ ہو گئے۔ بزرگان سلسلہ و احباب نے سٹیشن پر دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہا

۶۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور مخلص صحابی یعنی حضرت ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کرڑک مورخہ ۱۰ر جولائی کو لاہور میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کی نعش مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی

مورخہ ۱۶ جولائی کو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا کی اہلیہ صاحبہ اچانک عارضہ قلب سے ۳۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر کرڑک صاحب مرحوم اور محترمہ اہلیہ صاحبہ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

۷۔ احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ عنقریب مرکز سلسلہ سے ایک نیا ماہنامہ "تحریک جدید" کے نام سے جاری ہو رہا ہے۔ جو جماعت کی تبلیغی مساعی اور اسلامی خدمات کو پیش کیا کرے گا۔ اور امید ہے کہ تبلیغی و تربیتی لحاظ سے بہت مفید ہے گا۔ اس کا سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپے ہوگا۔ اور فی کاپی ۱۵ پیسے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بننے کی کوشش فرمائیں۔

حظ و کتابت منیجر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ سے فرمائیں۔

محمود دار المطالعہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی الف کے تحت محلہ کی مسجد کے قریب ایک دار المطالعہ قائم ہے۔ دار المطالعہ روزانہ نماز عصر تا مغرب کھلا کرتا ہے۔ دار المطالعہ میں کتب کے علاوہ اس وقت چھبیس عدد اخبارات اور رسائل کا انتظام ہے۔ خدام کے علاوہ دیگر اہالیان ربوہ کو بھی دار المطالعہ سے استفادہ کی دعوت دی جاتی ہے۔

(خاکسار منصور احمد عمر انچارج محمود دار المطالعہ ربوہ)

وعدہ جات چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۵ء

جماعت کے مخلص اور مخیر احباب کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ جنہوں نے چندہ وقف جدید کے وعدوں میں بیشی کر دی ہے اور جلد ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے۔ اور جان مال اولاد اور اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم کرنل ضیاء الحسن صاحب حیدرآباد ۱۰۰/-
" مشتاق احمد صاحب انجینئر " ۵۰/-
" چوہدری عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۱۰۰/-
" بابو عبدالغفار صاحب کانپوری ۵۰/-
" ماسٹر رحمت اللہ صاحب " ۵۰/-
" خان فضل الرحمٰن خان صاحب ۱۸۰/-
" چوہدری نعمت اللہ صاحب " ۱۰۰/-
" ماسٹر مبشر احمد صاحب " ۱۸۰/-
" ملک سعید احمد صاحب " ۱۰۰/-
" کرنل حبیب احمد صاحب " ۱۰۰/-
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " ۸۰۰/-
" کیپٹن عبدالسلام صاحب " ۱۰۰/-
" میجر مظفر علی صاحب ملتان ۱۰۰/-
" چوہدری عنایت الٰہی صاحب " ۱۰۰/-
" نواب محمد منظور احمد خان صاحب ایاز نقد ۱۰۰/-
شیخ رشید الدین صاحب برادران " ۱۰۰/-
" چوہدری محمد اسلم صاحب " ۱۰۰/-
" عنایت اللہ صاحب بھٹی " ۱۰۰/-
" مرزا محمد اسلم صاحب بھٹی " ۱۰۰/-

مکرم قریشی غلام محمد صاحب ملتان ۱۰۰/-
" بابو حفیظ اللہ خان صاحب " ۱۰۰/-
" چوہدری محمد شریف صاحب " ۱۸۰/-
" شریف احمد دریاض احمد صاحبان " ۱۰۰/-
" چوہدری بشیر احمد صاحب " ۱۰۰/-
" شیخ احسان الٰہی صاحب " ۱۰۰/-
" چوہدری سجاد احمد خان صاحب " ۱۸۰/-
" چوہدری محمد شفیع صاحب " ۱۰۰/-
" چوہدری محمد عبداللہ صاحب " ۱۰۰/-
" مزمل صدر الدین صاحب " ۱۰۰/-
" چوہدری منور احمد صاحب " ۱۰۰/-
" چوہدری عبداللطیف صاحب نقد ۱۵۰/-
" مکرم بشیر احمد صاحب کراچی (اضافہ) ۱۰۰/-
" احمد نگر نزد ربوہ (قسط دوم) ۱۳۷۹۹/-
" بدوملہی ضلع سیالکوٹ ۵۳۸/-
" ڈاکٹر عبدالمنان صاحب چمبڑ۔ حیدرآباد ۱۰۰/-
دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ ۴۰-۴۰
" چوہدری حبیب اللہ خان صاحب دھرگ میانہ (تعمیر دفتر) ۱۰۰/-

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا تین سالہ ڈپلوما کورس کا امتحان ہو رہا ہے۔ اسی طرح دو اور احمدی طالب علم عظیم الرحمٰن رانا۔ اور نسیم احمد بھی اس امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔
(عطاء اللہ ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ خیرپور میرس)

۲۔ برادرم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم انگلستان ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر رہے اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین (محمود احمد ملک گنج مغلپورہ لاہور)

۳۔ میرے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اسلئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (امۃ الرشید کوٹہ چھاؤنی)

۴۔ خاکسار کے بھائی شریف احمد صاحب اشرف کا امتحان شروع ہے۔ میرے بھائی فضل احمد افضل ایم۔ ایس سی سابق لیکچرار احمدیہ کالج کماسی کا انٹرویو ہونے والا ہے (میاں غلام احمد سٹینوگرافر کینال کالونی لائلپور)

۵۔ مکرم رشید اعظم صاحب آف انگلستان تحریر فرماتے ہیں کہ ان کو ۵ مئی ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز خود بھی ملازمت کے ساتھ P.H.D کی تیاری کر رہا ہوں۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

۶۔ مکرم ماسٹر حامد علی صاحب لیہ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ نیز مکرم سردار محمد عنایت اللہ خان صاحب کی بیگم صاحبہ کی ٹانگ میں درد ہے۔ احباب جماعت سے ان ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے (مینیجر الفضل)

۷۔ خاکسار کے دو ماموں زاد بھائی محمد رفیع اور محمد عالم صاحبان ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ ہیں۔ عنقریب ان کی اپیل کی سماعت ہونے والی ہے۔
(چوہدری حفیظ احمد جاوید۔ اعظم پور مشمولہ رائے ونڈ (ضلع لاہور)
احباب جماعت ان سب کی صحت اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

گذشتہ تین مہینوں میں مشرقی و مغربی پاکستان میں اوسطاً ۸۰۰ مجالس خدام الاحمدیہ قائم رہیں۔ لیکن مجالس کی طرف سے اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوانے کی تعداد بہت کم رہی۔ چنانچہ گذشتہ تین مہینوں میں دفتر مرکزیہ میں موصول ہونے والی رپورٹوں کی تعداد یہ ہے۔

مارچ	۱۱۶
اپریل	۱۲۰
مئی	۱۱۰

جملہ قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی مساعی سے مرکز کو مزید مطلع فرمایا کریں تاکہ مرکز کو ان کی مساعی کا علم ہو سکے۔ اور ان کو مناسب ہدایات جاری کی جاسکیں۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی انچارج مربی ضلع لائلپور کی بھتیجی آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب دھرووڈ چک ۶۱ ضلع لائلپور ۱۱ اور ۱۲ جولائی کی درمیانی شب کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا عمر پانچ سال اور ایک لڑکی عمر دو سال یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ ربوہ لاکر دفن کیا گیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

(خادم۔ عباد اللہ منیجر الفضل ربوہ)

تلاش گمشدہ

مبارک احمد اور محمد صدیق کی والدہ بنام برکت بی بی احمدی عمر ۵۵ اور ۶۰ سال کے درمیان عرصہ ۲½ ماہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے موضع گج دوگڑی ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ سے لاپتہ ہیں۔ ان دنوں میں چنیوٹ۔ ربوہ۔ احمد نگر کے شہروں میں دیکھی گئی ہیں۔ مگر مل نہیں رہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو مہربانی فرما کر اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ پہنچانے والے کو خرچ سفر دیا جائیگا۔ (خاکسار مستری علم دین محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

یہ چیزیں کن کی ہیں؟ خاکسار کو مورخہ ۱۷/۶۵ کو صبح قریباً سات بجے ربوہ کے پرانے قبرستان کے قریب سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ صاحب نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔ محمد اسلم صابر ایم۔ اے۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

۲۔ ایک عدد انگوٹھی ملی ہے۔ جس کسی صاحب کی ہو۔ نشانی بتلا کر مندرجہ ذیل پتہ سے لے لے (نسیم احمد ابن مولوی محمد دین صاحب ناظر دفتر زنگی۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

احباب ہمیشہ اپنی:—
قابل اعتماد سروس پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کیلئے کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ایک قیمتی کتاب **حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام** "اپنی تحریروں کی رو سے" مؤلفہ سید داؤد احمد
تمام اہم علمی اور دینی امور کے بارے میں حضرت اقدسؑ کی تعلیم کے یکجائی مطالعہ کے لئے آپ کی تحریرات سے اقتباسات تبلیغی کام میں انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گی۔
صفحات ۱۳۲۰ - قیمت مجلد ۲۰ روپے
مالنے کا پتہ:- مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ جولائی مطابق ۱۲ ربیع الاول مسجد احمدیہ دارالتبلیغ ڈھاکہ میں بعد جلسہ سیرۃ النبیؐ محترم شیخ محمود الحسن صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے بشیر الدین خالد المومن ابن مولوی عبدالسلام صاحب انسپکٹر اسپیشل پولیس کا نکاح رقیہ خاتون بنت معظم حسین صاحب کے ساتھ پانچ ہزار ایک روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

بشیر الدین خالد المومن صاحب محترم خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔"

(خاکسار احمد صادق محمود)
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ

جملہ حقوق محفوظ

مایوس العلاج مریضوں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا ہے لکل داء دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیسی تکلیف دہ مرض ہو اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے بفضل خدا ہمارے ہاں سے مندرجہ ذیل خاص الخاص دوائیں مل سکتی ہیں اگر آپ حاجت مند ہوں تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

دوائے قبض دائمی .. ۲ روپے | دوائے پائیوریا .. ۲ روپے
دوائے بواسیر خونی .. ۳ | دوائے ضعف جگر .. ۳
دوائے خارش .. ۳ | دوائے گنٹھیا .. ۳
دوائے بہرہ پن .. ۴ | دوائے دمہ .. ۴
دوائے کمزوری نظر .. ۵ | دوائے موتیا بند ابتدائی .. ۵
دوائے ذیابیطس .. ۹ | دوائے پتھری .. ۹
دوائے تپدق (ٹی بی) .. ۱۰ | دوائے پاگل پن .. ۱۰
دوائے تلی .. ۳ | دوائے سنگرہنی .. ۳
دوائے امراض مخصوصہ مردانہ .. ۲۲ روپے
(ٹیسٹ فرمائش کے ساتھ اپنے حالات بھی لکھیں)

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب الجراحت
دواخانہ فضل میانی (ضلع سرگودھا)

کامیاب مجربات

بے بی ٹانک:- بچوں کے سوکھا پن کمزوری اور ہضمی کے لئے
کیور ہیو:- ہر شدید اور نئی مرض کا فوری علاج
اینٹی پائیوریا:- گوشت خورہ دندان کے لئے
اینٹی کیریز:- دانتوں کے گھن کے لئے
ٹوتھ کیور:- دانت درد کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ
کیور ہیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

امتحان طبی رجسٹریشن بورڈ کے حل شدہ سوالات پانچ روپیہ میں پڑھیئے
ادارہ ہومیو پیتھ دھوریہ (کھاریاں) گجرات

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

افرو ڈور
جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ
چڑچڑاپن، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار
جلد تھک جانا، بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن
کیلئے

جرمنی کی بنی افرو ڈور گولیاں بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ پچاس گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۵ روپے

شفا میڈیکو۔ سوداگران انگریزی ادویات
چوک میو ہسپتال لاہور فون ۶۳۶۹۳ / ۳۲۱۱

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸
سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور
لائل پور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

ہر قسم کا چمڑا و کینوس کے ٹرنک
سوٹ کیس ✱ ہولڈال ✱ ہینڈ بیگ

سامان سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا سامان۔ اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الٰہی بخش حسین بخش۔ ۱۳۱۔ انارکلی۔ لاہور

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر:- میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی دعوہ کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ مکوے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ پھر سید طہٰہم صاحب الہندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۴ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔ اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر دیقان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو کلدوں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر سے باہر کاٹ دیتا ہے زخم۔ خارش۔ دھند۔ گیہ۔ گونہ۔ نزلہ۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کمیشنر ایگزیمنر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت دی ہے جو آج سے ۴۰ سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت ۵ روپے فی تولہ (نوٹ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہو لاہور ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں)

المشتہر۔ مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم۔ حویلی منصف نزد سول ہسپتال جھنگ۔

ہمیشہ
اپنی
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ہمیشہ کسی عمل کی خوبی یا برائی نسبتی طور پر دیکھی جاتی ہے

عملِ صالح ایسے کام کو کہتے ہیں جو نسبتی لحاظ سے بھی اچھا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر میں عمل صالح کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :-

"دراصل اسلام یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ خالی عمل کوئی عمل نہیں بلکہ ہمیشہ کسی عمل کی خوبی یا اس کی برائی نسبتی طور پر دیکھی جاتی ہے۔ بسا اوقات ایک عمل ایک وقت میں اچھا ہوتا ہے لیکن دوسرے وقت میں برا ہو جاتا ہے۔ پس اس آیت میں عملِ صالح کے معنی محض اچھے کام کے نہیں بلکہ ایسے کام کے ہیں جو نسبتی لحاظ سے بھی اچھا ہو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ ہر عمل جو تم کو اچھا نظر آتا ہو وہ کرو۔ بلکہ اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ تم وہ کام کرو جو وقت کے لحاظ سے بھی مناسب ہو۔ کیونکہ ہر عمل خواہ بظاہر کتنا اچھا نظر آتا ہو ایک دوسرے وقت میں برا بن جاتا ہے۔ مثلاً رحم کا مادہ ہے جب کسی شخص سے پوچھا جائے کہ بتاؤ رحم کیسی چیز ہے وہ فوراً کہہ دے گا کہ رحم سے بڑھ کر اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ یہ تو بڑی نیکی ہے۔ حالانکہ انسانی زندگی میں بعض اوقات ایسے بھی آجاتے ہیں جب رحم ایک خطرناک جرم بن جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنی آنکھوں سے کسی چور کو سیندھ لگاتا دیکھے اور وہ خیال کرلے کہ مجھے اس پر رحم کرنا چاہیئے اگر میں نے پولیس میں اطلاع دی یا اس کو خود ہی گرفتار کر لیا تو اس پر مقدمہ چلے گا۔ اور یہ کئی سالوں کے لئے قید ہو جائے گا۔ اس کے بیوی بچے الگ پریشان ہوں گے اور یہ علیحدہ مصیبت میں مبتلا ہوگا تو کوئی شخص اس فعل پر اس کی تعریف نہیں کرے گا ہر شخص جو اس واقعہ کو سنے گا کہے گا کہ اس نے سخت برا کام کیا اسے چاہیئے تھا کہ چور کو فوراً گرفتار کر لیتا۔ اس کا رحم سے کام لینا اور چور کو گرفتار نہ کرنا خوبی نہیں بلکہ انتہا درجہ کا نقص اور عیب تھا۔ اب دیکھو رحم ایک وقت اچھی چیزوں میں شمار ہوتا ہے۔ دوسرے وقت بری چیز بن جاتا ہے اور ہر شخص اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو قتل کرنے کیلئے جا رہا ہو اور اس راز کا ایک تیسرے شخص کو بھی علم ہو مگر وہ پولیس میں اس وجہ سے اطلاع نہ دے کہ اگر میں نے اطلاع دی تو وہ پکڑا جائے گا اور اس کے بیوی بچوں کو تکلیف تکلیف ہوگی۔ تو یہ ہرگز رحم نہیں کہلائے گا۔ اسی طرح اور ہزاروں مواقع انسانی زندگی میں ایسے آتے ہیں جب بہتر سے بہتر اور اچھے سے اچھا کام بھی برا بن جاتا ہے اور انسان کا فرض ہے کہ اس سے بچے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ اعمال صالح کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور مومنوں کو ہدایت دی ہے کہ تم صرف ایسے کام نہ کرو جو بغیر نسبت کے تمہیں اچھے نظر آتے ہیں۔ بلکہ تم وہ کام کیا کرو جو اردگرد کے حالات اور نسبت کے لحاظ سے بھی اچھے معلوم ہوتے ہوں پس

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کے معنے یہ ہیں کہ سب لوگ گھاٹے میں ہیں سوائے ان کے جو ایمان لاتے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں یعنی ایسے کام کرتے ہیں جو اضافی لحاظ سے اچھے ہوتے ہیں یورپ کے لوگ اس بات پر بڑا فخر کیا کرتے ہیں کہ نظریہ اضافت آئن سٹائن نے ایجاد کیا ہے حالانکہ یہ نظریہ ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں ہر جگہ عمل صالح کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے نظریہ اضافت کے ہیں۔ یعنی کام اپنی ذات کے لحاظ سے نہیں بلکہ اضافی لحاظ سے اچھے قرار پاتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم۔ جز چہارم۔ حصہ سوم صفحہ ۹۲ و ۹۳)

ربوہ میں فوجی بھرتی

اسسٹنٹ رکروٹنگ آفیسر صاحب سرگودھا نے ربوہ کا دورہ منسوخ کر دیا ہے اس لئے مورخہ ۲۷ جولائی ۶۵ء کو ربوہ میں بھرتی نہ ہوگی۔ احباب مطلع رہیں آئندہ بھرتی کی جو تاریخ مقرر ہوگی اخبار میں شائع کر دی جائے گی۔

(کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

تیسرے پانچ سالہ منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی

ہم ہر صورت حال کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ (صدر ایوب)

راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ پاکستان کے ممتاز تاجروں، صنعت کاروں اور شعبہ تجارت و صنعت کے ممتاز نمائندوں نے صدر ایوب کو یقین دلایا ہے کہ امریکہ کی طرف سے امدادی کلب کے اجلاس کو ملتوی کرانے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے پاکستان کے تاجر اس کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔

پاکستان کے دونوں حصوں کے ممتاز تاجر اور صنعت کار کل راولپنڈی میں جمع ہوئے اور صدر ایوب خان کے ساتھ امدادی کلب کے اجلاس کے التواء سے پیدا ہونے والی صورت حال سے بات چیت کی

تجارت و صنعت کے ایوانوں کی فیڈریشن کے صدر مسٹر جمال لطیف نے کہا کہ ملک کا تاجر اور صنعت کار طبقہ حکومت سے ہر ممکن تعاون کرے گا تاکہ امریکہ کی تحریک سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کے اقدام سے پاکستان کی معیشت پر جو برا اثر پڑ سکتا ہے تاجر اور صنعت کار اسے دور کرنے میں ہر ممکن امداد دیں گے اور حکومت اس سلسلے میں جو بھی اقدامات کرے گی ان کا خیر مقدم کریں گے

ایوان تجارت و صنعت ڈھاکہ کے صدر مسٹر احمد حسن نے صدر کو یقین دلایا کہ انہوں نے قومی وقار کے تقاضوں کے مطابق جو خارجہ پالیسی اختیار کی ہے اسے ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔

اس سے قبل تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے یقین دلایا کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی اور ملکی وسائل کو بروئے کار لا کر قومی ترقی کی معقول رفتار برقرار رکھی جائے گی انہوں نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ پاکستان اقتصادی امداد کے عوض اپنی آزادی اور خود مختاری کا سودا نہیں کرے گا۔

دریاؤں میں پانی اترنا شروع ہو گیا

ڈھاکہ ۲۰ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال پہلے کے مقابلے میں اب بہتر ہو گئی ہے اور بعض دریاؤں کی سطح گرنے لگی ہے

مشرقی پاکستان کے دفاع کا مکمل انتظام موجود ہے

مقدس سرزمین کے چپہ چپہ کی حفاظت کی جائے گی

راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری ملک محمد قاسم نے کل یہاں قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ پاکستان کا دفاع ناقابل تقسیم ہے اور ایک ایک انچ مقدس سرزمین کی حفاظت کی جائے گی۔ انھوں نے مشرقی پاکستان میں ایک آرڈی ننس فیکٹری اور ملٹری کالج قائم کرنے کے متعلق اپوزیشن کی ایک قرارداد پر بحث کا جواب دیتے ہوئے ایوان کو یقین دلایا کہ کسی قسم کی ہنگامی حالت میں مشرقی پاکستان کے دفاع کا مکمل انتظام موجود ہے۔

اس قرارداد پر جو حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر شاہ عزیز الرحمٰن نے ۱۲ جولائی کو پیش کی تھی کل دوسری مرتبہ گرما گرم بحث ہوئی۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ مشرقی پاکستان میں ایک آرڈی ننس فیکٹری اور ایک ملٹری کالج قائم کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

ایوان نے قرارداد کو ۲۱ کے مقابلہ میں ۷۳ ووٹ سے مسترد کر دیا۔ موجودہ سیشن کے دوران حزب اختلاف کی قرارداد پر یہ پہلی رائے شماری کی گئی تھی جس میں حزب اختلاف کے حق میں سب سے زیادہ ووٹ پڑے بعض آزاد ارکان نے بھی اپوزیشن کے ساتھ ووٹ دیا۔

قرارداد پر بحث ہنگامہ خیز رہی اور اس میں حصہ لینے والوں نے صدر ایوب کی قیادت اور افواج پاکستان کی اہلیت پر پُرزور خراج تحسین پیش کیا۔ ان میں اپوزیشن کے بعض ارکان بھی شامل ہیں۔ ان ارکان نے بھارت کی جارحانہ روش اور امریکہ کے رویہ کی مذمت کی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴